

اللہ کی راہ میں مال

خرج کرنے کے فائدے

اور کنجوی کے نقصانات

حائف

مرزا احتشام الدین احمد

موباکل نمبر جدہ ٠٣٨٠٧٠٣٥٥٠

Email: mirzaehtesham1950@gmail.com

<http://muslimislambooks.blogspot.com>

مركز الأثر الإسلامي

چھٹہ بازار، پرانی حویلی - مسجد ایک خانہ - حیدر آباد - ائمیا

المؤلف - مرزا احتشام الدین احمد

اسم المطبوع - **أَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ** (باللغة الأوردية)

المؤلف - مرتضى احتشام الدين احمد

16 ص، ٢١ × ١٤ سم

حقوق الطبع محفوظة

إلا لمن أراد طبعه ، وتوزيعه مجاناً بدون حذف أو إضافة أو تغيير فيه ذلك وجزاه الله حيراً

اس کتاب کے جملہ حقوق نقل و اشاعت محفوظ ہیں

سوائے ان صاحب خیر حضرات کے جو مفت میں چھپانا چاہیں اس شرط پر کہ اس میں
کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جائے گی (نه کمی کی جائے گی اور نہ ہی اضافہ کیا جائے)

نام کتاب **اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا**

نام مؤلف مرتضى احتشام الدين احمد

طبع بار سوم اپریل ۲۰۱۲ء بمعطابق جمادی الاول ۱۴۳۳ھجری

رابطہ کے لیے مرکز الأثر الاسلامی
چھٹہ بازار، پرانی حولی - مسجد ایک خانہ - حیدرآباد - انڈیا

Email : **mirzaehtesham1950@gmail.com**

<http://muslimislambooks.blogspot.com>

فہرست مضمائیں

صفحہ نمبر	عنوان
3	فہرست
4	عرض مؤلف
5	اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی فضیلت
6	صدقة کی اہمیت
7	اپنی پسندیدہ اور عمدہ چیز خرچ کرنا چاہئے
7	اہل و عیال پر خرچ کرنا سب سے
8	فضل ہے اور اسکا اجر سب سے زیادہ ہے تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو ایک آزمائش (امتحان) ہے
10	اللہ کی راہ میں چھپا کر اور علانية دونوں طریقوں سے مال خرچ کیا جاسکتا ہے لیکن اس میں دکھاو اریا کاری نہ ہو
13	کنجوں اور بجل کی حرمت (کنجوں اور مال کو گن گن کر رکھنے والا اور چغلی کرنے والا دوزخ کے گڑھے میں گریگا)

عرض مؤلف

فرض زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد قرآن کریم میں جگہ جگہ بیشتر مقامات پر آپکو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے احکام ملیں گے۔ مثلاً اَنْفِقْ (خرچ کرو) اَنْفِقُوا (خرچ کرو) - تُنْفِقُوا (تم خرچ کرو) - تُنْفِقُوْنَ (تم خرچ کرتے ہو) - يُنْفِقُ (وہ خرچ کرتا ہے) يُنْفِقُوْنَ (وہ خرچ کرتے ہیں) اَنْفَقَ (وہ خرچ کیا) - - اللہ کی راہ میں خرچ کرنا عمل صالح ہے - بار بار اسکی تاکید کی گئی ہے۔ اور اسکے مختلف درجے ہیں۔ اس لئے اللہ کی رضاہ و خوشنودی کے لئے دل کھول کر اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا چاہئے۔ جتنا زیادہ یا جتنی اچھی چیز اس دنیا میں دو گے اتنا ہی زیادہ بلند مرتبہ اور نیکی کا درجہ ملے گا۔ اس طرح کے خرچ کرنے کو صدقہ بھی کہا جاتا ہے

اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی فضیلت

قرآن و حدیث میں اسکی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے صرف چند فضائل تحریر کئے جا رہے ہیں مثلاً (۱) دوزخ کی آگ سے نجات (۲) ایک کا سات سو گناہ ثواب ملے گا (۳) پورا بدله دیا جائے گا

- (۱) بندہ کے ساتھ نا انصافی نہیں ہوگی
- (۲) صلہ ایسا ملے گا کہ بندہ خوش ہو جائے گا
- (۳) صالح لوگوں میں شامل ہو گا
- (۴) بھلائی کرنے والے کو اللہ دوست رکھتا ہے
- (۵) گناہ دھلتے ہیں
- (۶) فرشتے جنت کے دروازے سے آواز دے کر بلا میں گے
- (۷) اللہ شکور (قدر دان) ہے اللہ قدر کرتا ہے تمہارے نیک اعمال کی
- (۸) مال کم نہیں ہوتا
- (۹) ہر روز صبح فرشتہ دعا کرتا ہے کہ اللہ خرچ کرنے والے کو مزید عطا فرمادے
- (۱۰) اللہ راحت کے راستہ کی توفیق دے گا
- (۱۱) بلند درجہ کی نیکی حاصل ہو گی
- (۱۲) اللہ کے پاس انکا اجر ہے قیامت کے دن وہ نہ خوف زدہ ہونگے نہ غمگین

صدقہ و خیرات کرنا کتنا اہم ہے؟

صدقہ کی اہمیت

قرآن مجید کی سورہ ال عمران کی آیت ۱۳۳ اور کچھ احادیث میں سناتا ہوں اس سے صدقہ کی اہمیت کا پتہ چل جائے گا

(۱) الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَاءِ وَالْكَظِيمُونَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ

النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ (۳/۱۳۴ سورۃ الْعِمْرَان)

” (متقی وہ ہیں) جو (اللہ کی راہ میں) خرج کرتے ہیں
خوشحالی میں اور تنگی میں اور پی جاتے ہیں غصے کو اور معاف کرتے
ہیں لوگوں کے قصور کو - اور اللہ دوست رکھتا ہے لوگوں کے ساتھ
بھلائی کرنے والوں کو،“

(۲) عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”
دوڑخ کی آگ سے بچو (صدقة دے کر) گو کھجور کا ایک ٹکڑا ہی
ہو،“ (بخاریؓ ۲-۳۹۸)

(۳) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ” اے مسلمان
عورتو! کوئی تم میں سے اپنے ہمسایے (پڑوئی) کو حقیر نہ جانے اگرچہ
وہ ایک بکری کا کھربی دے ” (یعنی نہ لینے والا اسکو حقیر سمجھ کر
انکار کرے نہ دینے والا شرمندہ ہو کر دینے سے باز رہے) (مسلم)

(۴) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا ” کسی صدقہ نے
کسی مال کو کم نہیں کیا اور اللہ سے کسی نے معافی نہیں چاہی،
مگر اللہ نے اسکی عزت میں اضافہ کر دیا - اور اللہ کے لئے کسی نے تواضع
(انصاری) کا طریقہ اختیار نہیں کیا، مگر اللہ نے اسے بلندی عطا فرمائی،“ (مسلم)

اپنی پسندیدہ اور عمدہ چیز

خرج کرنا چاہئے

(۱) لَكُنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ طَ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ

اللَّهُ بِهِ عَلِيمٌ (۳/۹۲ سورۃ الْعُمْرَان)

”ہرگز نہ حاصل کرسکو گے تم نیکی کا درجہ جب تک کہ تم خرج نہ کرو گے اس میں سے جو محبوب ہوتھیں، اور جو بھی خرج کرتے ہو تم کوئی چیز تو بے شک اللہ اس سے باخبر ہے

(۲) يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْفَقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجَنَا لَكُمْ مِنَ

الْأَرْضِ ۝ وَلَا تَيْمَمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَمْسُتُمْ بِالْحَدِيدِ إِلَّا أَنْ
تُغَمِّضُوا فِيهِ ۝ دَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ (۲/۲۶۷ سورۃ الْبَقَرَۃ)

”اے ایمان والو! خرج کرو عمدہ اور پاکیزہ چیزیں اپنی کمائی میں سے اور اس میں سے جو نکلا ہے ہم نے تمہارے لیے زمین سے اور مت قصد کرو ایسی بری چیز اس میں سے خرج کرنے کا جسے تم خود لینا گوارا نہ کرو مگر یہ کہ چشم پوشی (بھول چوک، ان جانی غلطی) سے کام لو اس کے بارے میں۔ اور جان رکھو کہ بے شک اللہ بے نیاز اور تعریف کے لا تلق ہے“

اہل و عیال پر خرچ کرنے سب سے

فضل ہے اور اسکا اجر سب سے زیادہ ہے

(۱) يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ ۚ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلَّهِ الْدِيْنُ وَالْأَقْرَبُونَ
وَالْيَتَّمَّى وَالْمَسْكِينُونَ وَإِنِّي السَّبِيلُ ۖ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ
(۲/۲۱۵ سورۃ البقرۃ)

”پوچھتے ہیں لوگ تم سے کہ کیا چیز خرچ کریں وہ؟ کہو جو کچھ خرچ کرو تم مال میں سے سو وہ ہے والدین کے لیے رشتہ داروں کے لیے اور تیمینوں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے اور جو بھی کرتے ہو تم کوئی بھلائی تو پیشک اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے“

(۲) ثوبان بن بجدا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”سب سے افضل دینار وہ ہے جسے آدمی اپنے اہل خانہ (اپنی فیملی) پر خرچ کرتا ہے -

دوسرًا وہ دینار جسے آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ (جہاد) میں اپنی سواری پر خرچ کرتا ہے -

تیسرا وہ دینار جسے بندہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے دوستوں پر خرچ کرتا ہے (حدیث مسلم)

تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو ایک آزمائش

(امتحان) ہے

(۱) إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۚ وَاللَّهُ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا سَتَطِعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَاتَّبِعُوا وَانْفَقُوا خَيْرًا لِنَفْسِكُمْ ۖ وَمَنْ يُوقَ شُحًّا نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۗ إِنْ تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضِعِّفُهُ لَكُمْ وَيَغْفِرُ لَكُمْ ۖ وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ لَا غَلِيمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

(۱۵-۶۴ سورۃ التغابن)

”حقیقت یہ ہے کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو ایک آزمائش ہے - اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے (اجر عظیم ہے)۔ سو ڈرتے رہو اللہ سے جہاں تک تمہارے بس میں ہو اور سنوار اطاعت کرو اور انکی راہ میں خرج کرو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے - اور جو شخص اپنے دل کی لائچ سے (یعنی اپنے نفس کے بخل سے) محفوظ رہا تو ایسے ہی لوگ درحقیقت فلاح پانے والے ہیں - اگر قرض دو تم اللہ کو قرض حسنہ تو وہ اسے بڑھاتا چلا جائے گا تمہارے لیے اور بخش دے گا تمہارے گناہ اور اللہ بڑا قدردان اور بردبار ہے - وہ پوشیدہ اور ظاہر سب کا جانے والا ہے ، زبردست اور بڑی حکمت والا ہے“

(۲) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْخَسِرُونَ ۗ وَانْفَقُوا مِنْ مَا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدٌ كُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخْرَجْتَنِي إِلَى أَجْلٍ قَرِيبٍ ۝ فَأَصَدَّقَ

وَأَكْنُونَ مِنَ الصَّالِحِينَ (٦٣/٩١٠ سورة الْمُنْفِقُونَ)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ غافل کریں تمہارے مال اور نہ تمہاری اولاد اللہ کے ذکر سے اور جو کرے گا ایسا سو ایسے ہی لوگ ہیں خسارے میں رہنے والے اور خرچ کرو اس میں سے جو رزق دیا ہے ہم نے تم کو اس سے پہلے کہ آجائے تم میں سے کسی کی موت پھر وہ کہے ! اے میرے رب، کیوں نہ مهلت دے دی تو نے مجھے تحوزی سی تاکہ میں صدقہ دیتا اور ہو جاتا شامل صالح لوگوں میں“

اللہ کی راہ میں چھپا کر اور علانیہ دونوں طریقوں سے
مال خرچ کیا جاسکتا ہے لیکن اس میں دکھاو ریا کاری نہ ہو

(١) قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرَّاً
وَعَلَانِيَةً مِنْ قَبْلِ أَنْ يَوْمَ لَآبِيعَ فِيهِ وَلَا يَحْلُلَ (١٤/٣١ سورة إِنْرَاهِيمَ)

”کہہ دیجئے میرے ان بندوں سے جو ایمان لائے ہیں کہ قائم کریں نماز اور خرچ کریں اس (رزق) میں سے جو ہم نے انہیں دیا ہے چھپا کر بھی اور علانیہ بھی اس سے پہلے کہ آجائے وہ دن کہ نہیں (کام دے گی) جس میں سودا بازی اور نہ دوستیاں“

(٢) الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرَّاً وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرٌ هُمْ عِنْدَ

رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَخْرَنُونَ (٢/٢٧٤ سورة الْبَقَرَةَ) ”جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مال (اللہ کی راہ میں) رات کو اور دن کو

چھپا کر اور علائیہ انکا اجر ہے ان کے رب کے پاس اور نہ کوئی خوف ہے ان کے لیے اور نہ وہ غمگین ہو گے۔“

(۳) إِنَّ الَّذِينَ يَتَلَوَّنَ كِتَابَ اللَّهِ وَاقَامُوا الصَّلَاةَ وَانْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًا

وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ تَبُورَ لَا لِيُوقِنُهُمْ أُجُورُهُمْ وَلَا زِيَادَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ

دِإِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ (۳۵/۲۹ سورۃ فاطر)

”یقیناً جو لوگ تلاوت کرتے ہیں کتاب اللہ کی اور نماز قائم کرتے ہیں اور خرچ کرتے ہیں اس میں سے جو رزق دیا ہے ہم نے انہیں چھپا کر اور علائیہ وہ توقع رکھتے ہیں ایسی تجارت کی کہ جس میں ہرگز خسارہ نہیں ہے۔ اس لیے کہ پورے پورے دے گا اللہ ان کو ان کے اجر اور زیادہ دے گا انہیں اپنے فضل سے۔ بلاشبہ وہ ہے بخشنے والا اور قادر وان۔“

(۴) وَالَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِثَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ

د وَمَنْ يَكُنْ الشَّيْطَنُ لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا (۴/۳۸ سورۃ آیتاء) ”اور(نہیں پسند کتا)

ان لوگوں کو جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال لوگوں کو دھاوے کی خاطر اور نہیں ایمان رکھتے اللہ پر اور نہ روز آخرت پر اور جسکا ساتھی شیطان ہوتا (کچھ شک نہیں کہ) وہ بہت ہی برا ساتھی ہے

(۱) مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلَ حَبَّةَ التَّبَتُّ سَبْعَ سَنَابِلَ

فِي كُلِّ سُبْلَهُ مِائَهُ حَبَّةٍ د وَاللَّهُ يُضَعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ د وَاللَّهُ وَاسِعٌ

علیم (۲/۲۶۱ سورۃ البقرۃ)

”مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی راہ میں، ایسی ہے جیسے ایک دانہ اگائے سات بالیں (خوشے) ہر خوشے میں (ہوں) سو دانے اور اللہ بڑھاتا ہے جس کے لئے چاہتا ہے - اور اللہ ہے بڑی وسعت والا اور سب کچھ جانے والا“

(۲) وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللّهِ يُوقَتُ إِلَيْكُمْ وَآتُوكُمْ لَا تُظْلَمُونَ

(۸/۶۰ سورۃ الانفال)

”اور جو بھی تم خرچ کرو گے کوئی چیز ، اللہ کی راہ میں اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا تمہیں اور تمہارے ساتھ بے انصافی نہ کی جائے گی“

(۳) وَسَيُجَنِّبُهَا الْأَقْعَدُ لَا الَّذِي يُوتَى مَالُهُ يَتَرَكُهُ وَمَا لِإِلَٰهٖ إِعْنَادُهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُحْزِنُهُ دَا إِلَّا ابْتِغَاءً وَجْهَ رَبِّهِ الْأَعْلَمُ وَلَسَوْفَ يَرَضِي

(۲۱-۹۲ سورۃ النیل)

”اور بچا لیا جائے گا اس (۲۱) سے وہ بڑا پہیز گار- جو دیتا ہے اپنا مال پاکیزگی کی خاطر- جبکہ نہ ہو کسی کا اس پر کوئی ایسا احسان کہ اس کا بدلہ دیا جائے - (وہ دیتا ہے) محض خوشنودی چاہئے کی خاطر اپنے رب اعلیٰ کی - اور عنقریب وہ خوش ہو جائے گا“

(۴) وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَانْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ

سِرًا وَعَلَانِيَةً وَيَلْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَئِكَ لَهُمْ عَقْبَى الدَّارِ لَا جَنَاحَ عَذَنْ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ أَبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذَرِيَّتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عَقْبَى الدَّارِ

(۲۴-۱۳ سورۃ الرُّعد)

” اور جو (راہ حق کے مصائب و آلام پر) صبر کرتے ہیں رضا جوئی کے لیے اپنے رب کی اور قائم کرتے ہیں نماز اور خرچ کرتے ہیں اس میں سے جو دیا ہے ہم نے انہیں چھپا کر اور علانیہ اور دور کرتے ہیں بھلائی سے برائی کو۔ یہی ہیں وہ لوگ کہ جن کے لئے ہے آخرت کا گھر۔ (یعنی) ایسے باغ جو ابدی قیام گاہ ہوں گے، داخل ہوں گے وہ اس میں اور وہ بھی جو نیک ہوں گے انکے آبا و اجداد میں سے اور ہیویوں میں سے اور اولاد میں سے اور فرشتے آئیں گے ان کے پاس (استقبال کے لئے) ہر دروازے سے (اور کہیں گے) سلامتی ہو تم پر ہبسب اس صبر کے جو کیا تم نے بس کیا ہی خوب ہے آخرت کا گھر۔“

نحوی اور بخل کی حرمت (کنجوں اور مال کو گن گن کر رکھنے والا اور چغلی کرنے والا دوزخ کے گڑھے میں گریگا)

(٤) إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتِيٌّ وَفَامَا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقِ لَا وَصَدَقَ بِالْحُسْنَى لَا
فَسَيِّئَةً لِلْيُسْرَى وَوَامَا مَنْ بَخْلَ وَاسْتَغْنَى لَا وَكَذَبَ بِالْحُسْنَى لَا
فَسَيِّئَةً لِلْعُسْرَى وَوَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَا لَهُ إِذَا تَرَدَى لَا إِنَّ عَلَيْنَا لِلْهُدَى
صَدَقَ وَإِنَّ لَنَا لِلآخرَةِ وَالْأُولَى (١٣-٩٢ سورة آلِّيل)

”بے شک تمہاری کوششیں مختلف قسم کی ہیں۔ سو وہ جس نے دیا

(مال اللہ کی راہ میں) اور ڈرتا رہا، اور سچ مانا بھلائی کو سو توفیق دیں گے ہم اس کو راحت کے راستے کی - اور وہ جس نے بخل کیا (کنجوی کی) اور بے نیازی بر قی، اور جھلایا بھلائی کو، تو ہم پہنچائیں گے اسے سختی میں، اور نہ کام آئے گا اسکے اس کا مال جب گرے گا وہ (دوزخ کے) گڑھے میں، بے شک ہمارے زمدہ ہے راہ دکھانا، اور بے شک ہم ہی مالک ہیں آخرت کے اور دنیا کے بھی ”

(۲) بعض رئیس (مالدار پیے والے) آدمیوں میں بہت گندہ عیب یہ ہوتا ہے کہ وہ دولت کے نشہ میں مست ہو کر بڑے مغرور بن جاتے ہیں دوسروں کو حقیر و ذلیل سمجھتے ہیں انکے عیب نکالتے ہیں کبھی سامنے طعنے دے کر کسی شریف آدمی کا دل دکھاتے ہیں کبھی پیٹھ پیچھے کسی کی غیبت کر کے اسکو لوگوں کی نظروں میں ذلیل کرتے ہیں ایسے آدمی کا انجام سورۃ الْھُمَّةَ میں بیان ہوا ہے -

وَيَلِ لِكُلِّ هُمَّةَ لُمَزَةٌ لَا الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَدَهُ لَا يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ
أَغْلَى دُنْيَاهُ كَلَّا لَيُبَدِّلَ فِي الْحُطْمَةِ مِنْ وَمَا أَدْرَكَ مَا الْحُطْمَةُ طَنَارُ اللَّهِ
الْمُوْقَدَةُ لَا الَّتِي تَطْلُعُ عَلَى الْأَقْيَادِ طَإِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّوْصَدَةٌ لَا فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ
(۱۰۴ سورۃ الْھُمَّةَ)

”اور ہر طعنہ دینے والے اور عیب چینی کرنے والے کی بڑی خرابی ہے جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھا، وہ خیال کرتا ہے اسکا مال اسکو ہمیشہ رکھے گا - (ایسا) ہرگز نہیں ہے وہ ضرور حطمہ میں ڈالا جائے گا اور کیا جانو تم کیا ہے حطمہ؟ اللہ کی آگ ہے

دہکائی ہوئی جو دلوں تک پہنچ جائے گی ۔ بے شک وہ ان پر ڈھانک کر بند کر دی جائے گی اونچے اونچے ستونوں میں،“

(۳) ﴿الشَّيْطَنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ وَاللَّهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً﴾

﴿مِنْهُ وَقَضَلَاطٌ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلَيْهِ﴾ (۲/۲۶۸ سورۃ البقرۃ)

شیطان تم کو مختا جی (مفلسی) سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کے کاموں کی ترغیب دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ تم سے اپنی بخششوں اور مہربانی کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ فراغی والا (و سعٰت والا) اور سب جانے والا ہے

(۴) ﴿وَالَّذِينَ إِذَا آتَفْقُوا لَهُمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَاماً﴾

(۲۵/۶۷ الفرقان)

”اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ اسرا ف کرتے ہیں اور نہ بخل کرتے ہیں اور ہوتا ہے (انکا خرچ کرنا) ان دونوں کے درمیان اعتدال سے“

(۵) ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”ہر روز جب کہ اللہ کے بندے صحیح کو اٹھتے ہیں، دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو مزید عطا فرما۔ اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ مال کو روک کر رکھنے والے کا مال ضائع (تابہ) کر دے (حدیث متفق علیہ بخاری نمبر ۵۲۲ و مسلم)

(۶) حضرت جابرؓ سے مردی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”ظلم سے بچو کیوں کہ ظلم قیامت کے دن بے شمار تاریکیوں کی شکل اختیار کرے گا۔ اور بخل (کنجوی) سے بچو کہ بخل (کنجوی) نے ان لوگوں کو ہلاک کیا جو تم سے پہلے تھے۔ بخل (کنجوی) انھیں ایک دوسرے

کا خون بہانے پر ابھارا اور بخل ہی کی وہ سے وہ حرام چیزوں کو
حلال سمجھنے لگے، (مسلم)

(۷) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا (حضرت ابو بکر صدیقؓ کی
صاحبزادی) روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”خرج
کرو اور گن گن کرنہ رکھو ورنہ اللہ بھی تمہیں گن کر دے
گا، (مسلم)

mail mirzaehtesham1950@yahoo.com

<http://muslimislambooks.blogspot.com>

Mobile Jeddah 00966-509380704